تدریسِ قرآن حکیم کا مروّجہ اسلوب
روایتی وغیر روایتی دینی اداروں کا تقابلی جائزہ

محمد کاشف شیخ *

Abstract

The Holy Quran aims to all Muslims to implement the teachings of the Quran in their lives and apply these guidelines which are considered as mandatory code of life for every Muslim. Advancement of Quranic education in society is a great duty for all Muslim as well as they have to utilize maximum available resources and human skills for promotion of Holy Quran in the society. There are two types of institutions they provide Quranic education with a focus on understanding of the Quran. One of them the religious seminaries who follow traditional teaching methods for Quranic education. There are many academic institutions other than the religious seminaries they use different and non-traditional methods for teaching of the Quran. Various academic activities to develop the understanding of the Quran through multi model approaches and strategies of teaching Arabic language are being organized by non-traditional institutes. In this regards non-traditional institutes introduced "Quranic Arabic Language" and easy Arabic Grammar practices for non-Arabic population. Comparison of two different systems, traditional and non-traditional institutes of Quranic education in Pakistan in this research article has been presented.

KEY WORDS: *Quranic Education, Religious Seminaries, Teaching Methods, Strategies, Non-Traditional Institutes.*

تمہید

فروغ مطالعہ قرآن کو اسلام کی رو سے مسلمانوں کے فرائض منصبی میں نمایاں حیثیت حاصل ہے، جس کا

* ڈاکٹر محمد کاشف شیخ، اسسٹنٹ پروفیسر، صدر شعبہ علومِ اِسلامیہ رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی اسلام آباد۔

سب سے بڑا ظاہری محرک (Motive) وہ ترغیبات ہیں جو قرآن حکیم کو بطور ضابطہ حیات (Code of Life) اختیار کرنے کے سلسلے میں خود قرآن حکیم کی زبانی بیان کی گئی ہیں ۔ قرآن حکیم دنیا کی وہ کتاب ہدایت ہے جس کی تفہیم (Understanding) اور اشاعت (Promotion) کے لیے ہر دور میں اس وقت کے دستیاب بہترین وسائل و ذرائع (Resources) اور صلاحیتیں (Skills) بروئے کار لائی گئیں۔ نت نئے طریقے اپنائے گئے۔ اسلام اور مسلمانوں کے زیر سایہ جو علوم وفنون تشکیل وتاسیس سے لے کر تدوین وارتقاکے مراحل سے گزرے وہ قرآن حکیم ہی کے رہینِ منت ہیں۔ عہد نزول قرآن سے لے کر آج تک یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

ہمارے معاشرے میں قرآن حکیم کی درس وتدریس کا سلسلہ زیادہ تر دینی مدارس جنھیں اشاعت قرآن کے روایتی اداروں میں شمار کیا جاتا ہے، کے ذریعے قائم رہا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تدریس واشاعت قرآن حکیم میں وسیع تاریخی پس منظر کے حامل روایتی دینی اداروں (یعنی دینی مدارس) کے علاوہ کئی غیر روایتی دینی اداروں نے بھی خدمات انجام دینا شروع کیں۔ روایتی وغیر روایتی دونوں طرز کے اداروں کے اسلوب تدریس ہی نہیں بعض اوقات مقاصد تک میں فرق محسوس کیا گیا۔ اس اعتبار سے ابتدا میں کسی درجے میں روایتی اداروں کی جانب سے غیر روایتی اداروں کے طریق کار پر تنقید بھی کی گئی لیکن بعض حوالوں سے غیر روایتی اداروں کے کام کو پذیرائی بھی ملی۔ اس مقالے میں تدریسِ قرآن حکیم کے مروجہ اسلوب کے سلسلے میں روایتی وغیر روایتی دینی اداروں کے رجحانات کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں دونوں طرز کے اداروں کے تفہیمِ قرآن کے بنیادی تصورات کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ روایتی اداروں میں پاکستان کے دینی تعلیم کے مختلف مکاتبِ فکر کی نمائندگی کرنے والے بورڈز کے علاوہ حکومتِ پاکستان کے تحت قائم ماڈل مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے مطالعہ ٔقرآن کے نصاب (Curriculum)، طریقہ ٔ تدریس (Teaching Methodology) اور جانچ (Assessment) کے طریقِ کار کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ اس کے مقابلے میں قرآن فہمی میں سرگرم عمل چند غیر روایتی دینی اداروں کے پروگراموں اور کورسز کا جائزہ پیش کیا گیا ہے جن میں خصوصیت کے ساتھ قرآن اکیڈمی لاہور وکراچی، قرآن انسٹی ٹیوٹ کراچی، الہدیٰ انٹرنیشنل اسلام آباد اور Understand Quran Academy شامل ہیں۔ تقابلی جائزے میں دونوں طرح کے اداروں کے مطالعہ قرآن اور قرآن فہمی کے نصاب، کورسز اور پروگراموں کے معاشرے پر پڑنے والے اثرات ونتائج کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔

تدریسِ قرآن حکیم کا اسلوب

روایتی وغیر روایتی دینی اداروں کے رجحانات کا تقابلی جائزہ

اسلام کی تاریخ میں اول روز سے دین اور علم کا رشتہ باہم جڑا ہوا ہے۔ آغاز اسلام میں مختلف علوم کی درس و تدریس کا مرکز مسجد میں قائم ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ مساجد کے ساتھ مستقل درس گاہوں کے قیام کا سلسلہ شروع ہوا جس نے آگے چل کر باقاعدہ جامعات کی شکل اختیار کی۔ مشہور سلجوقی وزیر نظام الملک طوسی (م ۴۸۵ھ / ۱۰۹۲ء) کے زمانے

میں پہلے مدرسہ نظامیہ بغداد اور اس کے بعد اسی نام سے بلاد اسلامیہ میں قیام مدارس میں روز افزوں اضافہ ہوا۔ان مدارس کے ذریعے درس وتدریس کو باضابطہ فن اور پیشے کی حیثیت حاصل ہوئی جہاں درجہ بندی کے ساتھ مستقل نصاب کا تعین کیا جاتا تھا، مدارس میں وظائف پر ماہر اساتذہ کا تقرر کیا جاتا تھااور تصنیف و تالیف کا عام چرچا تھا۔ان مدارس کی ضروریات کی تکمیل اور عمومی سرپرستی وقت کے حکمرانوں کے فرائض منصبی میں شامل تھی۔

قرآن مجید کو نصاب تعلیم میں ہر دور میں اساسی اور مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے، بلاشبہ قرآن حکیم کی تعلیم ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے لازمی ہے، نماز اور زندگی کے مختلف مواقع پر قرآن مجید پڑھنا ہر مسلمان کی زندگی کا جزولاینفک ہے، اسی اعتبار سے دینی مدارس اور ہر مسجد و محلے میں قائم مکاتب میں سب سے پہلے بچوں کو عربی قاعدہ اور ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے۔

علوم دینیہ میں درس وتدریس اور نصاب سازی کے اصول

قدیم دور میں ابتدائی تعلیم کے لیے مسلمان بچوں اور بچیوں کے قرآن حکیم ،بنیادی احکام کی تعلیم اور اخلاقیات وغیرہ کے درس پر اکتفا کیا جاتا تھا۔اعلیٰ درجات میں ذریعۂ تعلیم عمومی طور پر مسلم معاشروں میں عربی زبان رہی ہے۔اس لیے علوم دینیہ کی تحصیل میں زیادہ تر قرآن و سنت کے ساتھ عربی زبان پر مشتمل کتب رکھی جاتی تھیں۔یونانی فلسفہ کا توڑ کرنے کے لیے نصاب درس میں امام غزالیؒ(م ۵۰۵ھ / ۱۱۱۱ء) نے فلسفہ کو شامل کرنے کی سفارش کی تاکہ مسلمان کسی فلسفہ دان کی مغالطہ انگیزی کا شکار نہ ہوں۔(۱)

درسی کتب کے انتخاب میں جو اصول مد نظر رکھے جاتے تھے ان کے مطابق ایسی کتب شامل نصاب کی جاتی تھیں جن سے دین کی بنیادی معلومات حاصل ہوں اور بتدریج کتب کے انتخاب میں اسلوب کے اعتبار سے دقّت، اغلاق (پیچیدگی) اور اختصار کے اصولوں کو مد نظر رکھا جاتا تھا۔مشکل متن پر مشتمل کتب کی تشریح وتوضیح کے لیے شروح کی ضرورت رہتی تھی، اس وجہ سے کتب کی شرح در شرح کا طویل سلسلہ جاری رہتا تھا۔کتب کے انتخاب میں یہ اصول بھی پیش نظر رکھا جاتا تھا کہ متعلقہ فن کی منتہیانہ کتب پورے اہتمام کے ساتھ نصاب میں رکھی جائیں تاکہ طالب علم انھیں سمجھ لے اور پھر اس فن کی دیگر کتب اس کے لیے پڑھنا دشوار نہ رہے۔

موادِ درس کی مقدار کے اعتبار سے نصابی کتب کی درجہ بندی مختصرات، متوسطات اور مطولات کے تین مراحل میں کی جاتی تھی جو یہ ہیں:

۱. تشریحی (Explanatory) طریقہ مختصرات کے لیے اختیار کیا جاتا تھا۔اسے طریقہ سرد بھی کہتے ہیں۔
۲. دقیق (Intensive) مطالعے کا طریقہ متوسطات درجے کی کتب کے لیے استعمال میں لایا جاتا تھا جسے طریقہ بحث وتعمق بھی کہا جاتا ہے۔

۳۔ توسیعی (Extensive) مطالعے کا طریقہ بالعموم مطولات درجے کی کتب کے لیے بروئے کار لایا جاتا تھا۔ یہ تحقیقی طریقہ ہے جس میں متعلقہ کتاب کی دیگر شروح کے حوالے بھی دیے جاتے تھے۔ ان طریقوں سے طلبہ میں اعلیٰ درجے کی فکری و تحقیقی صلاحیت اور مہارت پیدا کی جاتی تھی جو قدیم دور کے نظام تعلیم کا امتیازی وصف سمجھا جاتا تھا۔(۲)

برصغیر میں مختلف ادوار کے دینی تعلیم کے نصاب میں مطالعہ قرآن

دور اول کا نصاب	▪ درجہ فضل۔ بارھویں تا پندرھویں صدی عیسوی کے درمیان کے دور کا نصاب
	▪ نو علوم ۲۰ کتابیں
	▪ تفسیر میں مدارک، بیضاوی، کشاف
دور دوم	▪ ۱۴۸۹ء میں سکندر لودھی کی تخت نشینی سے آغاز
	▪ دس علوم ۲۸ کتابیں
	▪ تفسیر میں مدارک، بیضاوی، کشاف
دور سوم	▪ ۱۵۸۳ء سے دور اکبری میں فتح اللہ شیرازی (متوفی ۱۵۸۸ء) کا مرتب کردہ
	▪ تیرہ علوم ۲۵ کتابیں
	▪ تفسیر میں مدارک، بیضاوی
دور چہارم	▪ درسِ نظامی، مرتبہ: ملا نظام الدین سہالوی (متوفی ۱۷۴۷ء)
	▪ گیارہ علوم ۴۳ کتب
	▪ تفسیر میں جلالین، بیضاوی (۳)

ملا نظام الدین سہالوی کا مرتب کردہ درس نظامی سابقہ نصابات کی طرح زیادہ تر معقولات کی کتب پر مشتمل تھا۔ گیارہ علوم اور تینتالیس کتب پر مشتمل نصاب میں مضامین کی تقسیم کچھ اس طرح تھی:

کتب معقولات	۲۰
منطق	۸
حکمت	۳
علم الکلام	۴

کتب لسانیات	۱۴
صرف	۷
نحو	۵
بلاغت	۲

کتب شریعات	۹
تفسیر	۲
حدیث	۱
فقہ	۲
اصولِ فقہ	۴

اس نصاب میں تقریباً نصف حصہ معقولات پر مشتمل تھا۔ شریعات میں کتابوں کی تعداد سب سے کم ہی نہیں بلکہ کتابیں بھی مختصر ترین تھیں۔ قرآن مجید کے نصاب میں مشہور عربی تفاسیر جلالین اور بیضاوی کو شامل رکھا گیا تھا۔ [۴]

مطالعۂ قرآن کے نصاب میں ردوبدل کی تاریخ

پاکستان کے دینی مدارس میں رائج نصاب کو "درس نظامی" کہا جاتا ہے لیکن ملا نظام الدین سہالوی (متوفی ۱۷۴۷ء) کے جس نصاب کا تذکرہ اوپر گزر چکا ہے، مختلف ادوار میں اس نصاب میں ردوبدل کیا جاتا رہا ہے۔(ذیل میں صرف علوم قرآن کے حوالے سے مختلف اداروں کے نصابات میں کیے گئے ردوبدل کا تذکرہ کیا گیا ہے)۔

دارالعلوم دیوبند (۱۸۶۷ء)

دارالعلوم دیوبند کے نصاب میں تفسیر کے لیے تفسیر جلالین، تفسیر بیضاوی (سورہ بقرہ) کو شامل درس کیا گیا۔ علاوہ ازیں دورہ تفسیر کے لیے دورہ حدیث کے بعد ایک سال کا اضافہ کیا گیا جس میں تفسیر ابن کثیر اور تفسیر بیضاوی مکمل شامل درس کی گئی تھیں اور تجوید القرآن کے لیے بھی کچھ کتب پڑھائی جاتی تھیں۔ اصول تفسیر کے سلسلے میں شاہ ولی اللہ (متوفی ۱۷۶۲ء) کی تالیف الفوز الکبیر فی اصول التفسیر کو شامل درس کیا گیا۔ [۵]

دارالعلوم دیوبند کے نصاب میں قدیم درس نظامی کے اعتبار سے بہت کچھ ردوبدل کیے جانے کے باوجود بعض علوم کے نصاب پر اہل نقد کی جانب سے تنقید کی جاتی رہی۔ دیوبند کے نصاب پر تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر سید محمد سلیم لکھتے ہیں:

> ”دینی علوم تفسیر، حدیث اور فقہ کو بھی اس نصاب میں وہ اہمیت حاصل نہیں ہے جس کے وہ مستحق ہیں۔ تفسیر میں سورہ بقرہ بلکہ پہلے پارہ ربع اول پر ہی تمام زور صرف ہو جاتا ہے، بقیہ کا مطالعہ سرسری طور پر ہوتا ہے۔“ [۶]

مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر (۱۹۱۰ء)

اس درس گاہ کے مقاصد قیام اور نصاب درس میں قرآن حکیم کو مرکزی مقام دیا گیا تھا۔ اس ادارے کے مقاصد میں واضح طور پر درج کیا گیا:

۱۔ تمام علوم خدام قرآن کی حیثیت سے اخذ کیے جائیں۔

۲۔ قرآن فہمی کے لیے احادیث پاک کے علاوہ جاہلی ادب اور اسلامی دور کے عربی ادیبوں کے کلام کا مطالعہ ضرور کیا جائے اور صرف انھیں کی روشنی میں قرآن مجید کے مضامین متعین کیے جائیں اور قرآن فہمی پر زیادہ زور دیا جائے۔ فقہ بطور تفقہ حاصل کی جائے۔ [۷]

اس مدرسے میں برصغیر کی دو نام ور شخصیات علامہ شبلی نعمانی اور مولانا حمید الدین فراہی نے خدمات انجام دیں۔ مولانا حمید الدین فراہی جنھیں قرآن مجید کی تفسیر کے سلسلے میں منفرد مقام حاصل ہے، انھوں نے تا حیات اس

ادارے میں تحقیقی درس قرآن کا سلسلہ جاری رکھا انھوں نے نصاب میں جملہ علوم کا سرچشمہ قرآن حکیم کو قرار دے کر قدیم وجدید تمام علوم کو اس کی روشنی میں پڑھانے کی طرح ڈالی۔ اس ادارے میں عرب شعرائے جاہلیہ کے کلام کو خاص اہمیت دی جاتی تھی جس سے قرآن مجید کے محاوروں اور اسلوب بیان کے لیے استشہاد کرتے تھے۔علوم عقلیہ کو کم تر اہمیت دی جاتی تھی۔ صرف ومنطق کے بس دو چار رسالے پڑھائے جاتے تھے جن کو نئے ڈھنگ سے مرتب کیا گیا تھا، یہاں قدیم مغلق اور پیچیدہ کتابوں کے بجائے درسی کتب واضح اور سہل انداز میں پڑھانے کا رواج تھا۔ (۸)

ندوۃ العلماء، لکھنؤ(۱۸۹۸ء)

اس ادارے کے قیام کا حقیقی مقصد اصلاح نصاب تھا۔ تاہم ندوہ نے قرآن حکیم کی زبان، عربی کی تدریس و اشاعت میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ یہی وجہ ہے کہ ندوہ کے فارغ طلباء نے عربی تحریر وتقریر کالوہاہندوستان سے باہر عرب ممالک سے بھی منوالیا۔ تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی دارالمصنفین اعظم گڑھ کو ندوہ کا تتمہ سمجھا جاتا ہے۔ (۹)

ندوہ میں ۱۹۴۰ء سے عربی زبان کے نصاب کی تیاری کے سلسلے میں کوششوں کا آغاز کیا گیا۔ اس حوالے سے سب سے نمایاں اور اہم اقدام راست طریقے یعنی الطریق المباشر (Direct Method) کے مطابق عربی زبان کی تدریس کا دینی مدارس میں آغاز کرنا ہے۔ عربی زبان وادب کی کئی تالیفات بھی ندوہ کے پلیٹ فارم سے تیار کی گئیں جو دینی مدارس کے نصاب میں شامل کی گئیں۔ (۱۰)

روایتی دینی اداروں میں تدریس قرآن حکیم کی صورت حال

مسلم معاشرے میں زیادہ تر قرآن حکیم کی درس وتدریس کا سلسلہ دینی مدارس کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور اس اعتبار سے ان اداروں کو اشاعت قرآن حکیم کے اہم مراکز میں بھی شمار کیا جاتا ہے اور یہ قدیم تاریخی پس منظر کے حامل ادارے ہونے کی وجہ سے روایتی دینی ادارے سمجھے جاتے ہیں۔ انسانی معاشروں میں یہ کمزوری بالعموم پائی جاتی ہے کہ قدیم روایت کے ساتھ جڑے ہوئے افراد اور ادارے طرز کہن سے ماوراہو کر سوچنے، سمجھنے اور پیش قدمی کرنے کی صلاحیت سے تقریباً عاری ہوتے ہیں اور اگر صورت حال بالکلیہ ایسی نہ بھی ہو تب بھی ان میں نئے اسلوب اختیار کرنے کا عمل بے انتہا سست روی کا شکار ہوتا ہے۔ جس میں کئی مراحل پر ان اداروں کے ذمّہ داران کو داخلی طور پر مزاحمت سے سابقہ رہتا ہے، اس وجہ سے بھی نئے طور اطوار کے چاہنے والے عناصر کی کارکردگی کی رفتار کمزور رہتی ہے۔ اسی سے ملتا جلتا تاثر روایتی دینی اداروں میں نصاب درس (Curriculum) اور تدریسی طریقے (Teaching Methodology) کے حوالے سے پیش کیا جاتا ہے۔

پاکستان کے دینی وفاق ہائے امتحان میں مطالعہ قرآن کا نصاب

ذیل میں پاکستان میں مختلف دینی وفاق ہائے امتحان میں تدریسِ قرآن حکیم کے رائج نصابات کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

- وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مرحلہ / درجہ	دورانیہ	مقررہ نصابِ قرآن حکیم
متوسطہ (مڈل)	۳ سال	ناظرہ قرآن مجید مکمل (مع حدر) خلاصۃ التجوید مؤلفہ اظہار احمد تھانوی (سال سوم) عمّ پارہ مکمل حفظ
ثانویہ عامّہ (میٹرک)	۲ سال	ترجمہ و تفسیر عمّ پارہ مکمل جمال القرآن (تجوید)
ثانویہ خاصّہ (ایف۔اے)	۲ سال	ترجمہ و تفسیر سورہ یونس تا عمّ پارہ
عالیہ (بی۔اے)	۲ سال	ترجمہ تفسیر سورہ فاتحہ تا سورہ یونس (سال اول) / جلالین (سال دوم) الفوز الکبیر فی اصول التفسیر
عالمیہ (ایم۔اے)	۲ سال	تفسیر بیضاوی ربع پارہ اول (سال اول) التبیان فی علوم القرآن (سال اول) (۱۱)

- رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان

مرحلہ / درجہ	دورانیہ	مقررہ نصابِ قرآن حکیم
متوسطہ (مڈل)	۳ سال	ناظرہ قرآن مجید مکمل خلاصۃ التجوید عمّ پارہ مکمل حفظ
ثانویہ عامّہ (میٹرک)	۲ سال	ترجمہ سورہ فاتحہ تا سورہ توبہ جمال القرآن / فوائدِ مکیہ (تجوید)
ثانویہ خاصّہ (ایف۔اے)	۲ سال	ترجمہ سورہ یونس تا سورہ مرسلات

مرحلہ / درجہ	دورانیہ	مقررہ نصابِ قرآن حکیم

عالیہ (بی۔اے)	۲سال	تفسیر جلالین (مکمل)
عالمیہ (ایم۔اے)	۲سال	تفسیر بیضاوی [سورہ توبہ] (سال اول) الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (۱۲)

- **تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان**

مرحلہ/درجہ	دورانیہ	مقررہ نصابِ قرآن حکیم
ثانویہ عامّہ (میٹرک)	۲ سال	ترجمہ پارہ اول تا اختتام پارہ ۹ قواعد تجوید عمّ پارہ
ثانویہ خاصّہ (ایف۔اے)	۲ سال	ترجمہ پارہ ۱۰ تا اختتام پارہ ۱۶ (سال اول) تفسیر جلالین پارہ ۱۹ تا اختتام پارہ ۲۴ (سال دوم)
عالیہ (بی۔اے)	۲ سال	تفسیر جلالین پارہ ۲۵ تا اختتام پارہ ۳۰ (سال اول) الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (سال اول) تفسیر بیضاوی پہلا پارہ نصف اول (سال دوم) التبیان فی علوم القرآن (سال دوم)
عالمیہ (ایم۔اے)	۲ سال	(۱۳)

- **وفاق المدارس السلفیہ پاکستان**

مرحلہ/درجہ	دورانیہ	مقررہ نصابِ قرآن حکیم
ثانویہ عامّہ (میٹرک)	۲ سال	ترجمہ سورہ فاتحہ، یٰسین وہود (سال اول) سورہ یوسف تا سورۃ الکہف (سال دوم) حفظ پارہ عمّ تیسیر التجوید (از قاری محمد ادریس عاصم)
ثانویہ خاصّہ (ایف۔اے)	۲ سال	ترجمہ سورہ مریم تا سورہ ص (سال اول) ترجمہ سورہ زمر تا آخر (سال دوم)

عالیہ (بی۔اے)	۲ سال	نیل المرام فی تفسیر آیات الاحکام سورہ مائدہ تا آخر کتاب (سال اول) تفسیر الجلالین من سورۃ البقرۃ الیٰ سورۃ التوبۃ (سال دوم) مقدمہ فی اصول التفسیر [ابن تیمیہ] (سال اول) مباحث فی علوم القرآن [منّاع القطان] (سال دوم)
عالمیہ (ایم۔اے)	۲ سال	تفسیر فتح القدیر [منتخب سورتیں] (سال اول) تفسیر بیضاوی [جزء اول] (سال دوم) الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (سال اول) التفسیر والمفسرون / محمد حسین الذہبی [منتخب حصے] (سال دوم) (۱۴)

- **وفاق المدارس شیعہ پاکستان**

مرحلہ / درجہ	دورانیہ	مقررہ نصابِ قرآن حکیم
ثانویہ عامّہ (میٹرک)	۲ سال	تجوید القرآن ترجمہ قرآن (نصف اول)
ثانویہ خاصّہ (ایف۔اے)	۲ سال	ترجمہ قرآن (نصف ثانی)
عالیہ (بی۔اے)	۲ سال	تفسیر القرآن (15-1) عبد اللہ شبر
عالمیہ (ایم۔اے)	۲ سال	تفسیر القرآن (نصف آخر) عبد اللہ شبر تفسیر صافی تفسیر موضوعی (۱۵)

- **ماڈل دینی مدارس / ماڈل دار العلوم پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ اسلام آباد**

مرحلہ / درجہ	دورانیہ	مقررہ نصابِ قرآن حکیم
متوسطہ (مڈل)	۳ سال	سال اول: تیسواں پارہ لفظی وبا محاورہ ترجمہ از حافظ نذر احمد حفظ و تجوید تیسواں پارہ علم التجوید مؤلفہ قاری غلام رسول سال دوم: ترجمہ و تفسیر تیسواں پارہ نصف اول

		حفظ و تجوید انتیسواں پارہ فوائد مکیہ از عبد الرحمٰن مکی سال سوم: حفظ و ترجمہ مع تجوید [سورۃ الفرقان الفتح، الحجرات، الصف، المعارج، المزمل]
ثانویہ عامّہ (میٹرک)	۲ سال	سال اول: لفظی و بامحاورہ ترجمہ مع تشریح مسائل [سورہ یونس تا سورہ عنکبوت] سال دوم: ترجمہ و تفسیر (حافظ نذر احمد) [سورہ الفاتحہ تا سورہ توبہ]
ثانویہ خاصّہ (ایف۔اے)	۲ سال	سال اول: تفسیر (پارہ ۲۱ تا ۳۰) سال دوم: تفسیر بیضاوی (سورۃ البقرہ وال عمران)
عالیہ (بی۔اے)	۲ سال	سال اول: علوم القرآن از صبحی صالح الفوز الکبیر از شاہ ولی اللہ دہلوی تفسیر حقانی از مولانا عبد الحق حقانی [منتخب اجزاء] سال دوم: التفسیر والمفسرون از محمد حسین ذہبی تاریخ تفسیر و مفسرین از غلام احمد حریری [منتخب اجزاء][۱۶]

وفاق ہائے دینی مدارس کے نصاب برائے مطالعہ قرآن کا جائزہ

مختلف مکاتب فکر کی نمائندگی کرنے والے دینی مدارس کے تعلیمی بورڈ بشمول ماڈل مدرسہ / ماڈل دارالعلوم کے نصابات میں مطالعہ ٔقرآن حکیم کی صورت حال اوپر دیے گیے خاکے کی مدد سے پیش کی گئی ہے، جن پر نظر ڈالنے سے دینی مدارس بورڈز کے نصاب مطالعہ قرآن کے سلسلے میں درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

حفظ، ترجمہ، تجوید

- پاکستان میں دینی تعلیم کے روایتی اداروں میں تھوڑے بہت فرق کے ساتھ قرآن حکیم کی یکساں نصابی اسکیم رائج ہے جس کے مطابق ابتدائی درجات میں آخری پارے کے حفظ، ترجمے اور تجوید کے ساتھ بتدریج مکمل قرآن مجید کا ترجمہ کرایا جاتا ہے۔
- بالعموم ترجمے میں لفظی یا بامحاورہ ترجمے کی تفریق نہیں کی جاتی۔ البتہ ماڈل مدرسہ کے نصاب میں حافظ نذر احمد کے ترجمے کا تعین کیا گیا ہے جس میں لفظی اور بامحاورہ دونوں طرح کے تراجم دیے گئے ہیں۔

- تجوید کے لیے زیادہ تر کتب کا سہارا لیا گیا ہے حالانکہ تجوید کا تعلق ابتدائی درجات میں Theory سے زیادہ Practice سے ہوتا ہے۔

تفسیر

- زیادہ تر تعلیمی بورڈز میں تفسیر کے لیے تفسیر جلالین تقریباً مکمل اور تفسیر بیضاوی کا ابتدائی حصہ شامل درس کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں غالباً بورڈز نے پیش نظر متعلقہ فن کی مشکل ترین یا مختصر ترین کتب کے انتخاب کا قدیم درس نظامی کا نصاب سازی کا اصول پیش نظر رکھا ہے۔
- بعض بورڈز نے روایت شکنی کی طرح ڈالتے ہوئے مذکورۃ الصدر دو تفاسیر کے علاوہ دیگر تفاسیر کو بھی مطالعہ قرآن کے نصاب کا حصہ بنایا ہے۔ جو یہ ہیں:

نیل المرام فی تفسیر آیات القرآن	وفاق المدارس السلفیہ
تفسیر فتح القدیر	وفاق المدارس السلفیہ
تفسیر القرآن	وفاق المدارس شیعہ
تفسیر صافی	وفاق المدارس شیعہ
تفسیر موضوعی	وفاق المدارس شیعہ
تفسیر حقانی	ماڈل مدرسہ / دار العلوم

اصولِ تفسیر و تاریخ تفسیر

بعض بورڈز نے اصول تفسیر کے سلسلے میں کچھ مختلف کتب متعارف کرائی ہیں:

التبیان فی علوم القرآن	وفاق المدارس العربیہ
مقدمہ فی اصول التفسیر	وفاق المدارس السلفیہ
مباحث فی علوم القرآن	وفاق المدارس السلفیہ
علوم القرآن (صبحی صالح)	ماڈل مدرسہ / ماڈل دار العلوم

بعض بورڈز نے تاریخِ تفسیر کے سلسلے میں علیحدہ کتب شامل نصاب کی ہیں:

التفسیر والمفسرون	وفاق المدارس السلفیہ
التفسیر والمفسرون	ماڈل مدرسہ / ماڈل دار العلوم
تاریخ تفسیر و مفسرین (حریری)	ماڈل مدرسہ / ماڈل دار العلوم

دیگر نکات

اشاعت وفروغ تعلیمات قرآن میں پاکستان میں قائم مختلف مکاتب فکر کے دینی مدارس نے بلا مبالغہ نمایاں کردار ادا کیا ہے جسے پاکستان کے معروضی حالات کے تناظر میں کسی طور پر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

- قرآن حکیم کے گہرے اور پختہ علم، قرآن حکیم کی تفہیم اور تشریح کے لیے وضع کیے گئے مختلف علوم وفنون بالخصوص علم صرف، علم نحو، علم تجوید و قرات، عربی زبان وادب، علم بلاغت ومعانی اوران سب سے بڑھ کر علم حدیث وغیرہ کو جو اہمیت دینی مدارس کے ماحول میں حاصل ہے، کہیں اوراس کا تصور نہیں ہے۔ ہر فن کی امہاتِ کُتب (Basic Resources) میں سے ضروری حد تک کتب کو شامل کرنا دینی مداراس کے نصابِ درس کا امتیازی وصف ہے۔ جس سے طلبہ میں اہم کتبِ تفسیر سے استفادے کی صلاحیت اور رجحان فروغ پاتے ہیں۔
- دینی مدارس کے نصاب میں جہاں دیگر کئی علوم وفنون کی مختلف اہم کتب کو شامل رکھا گیا ہے، اس سے یہ مشکل ضرور سامنے آتی ہے کہ گویا وہ تمام علوم مقصود بالذات ہوں اس بنا پر ترجمہ وتفسیر قرآن حکیم کو وہ اہمیت نہ مل پائی ہو جو اس کا واقعی حق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دینی مدارس کے نصاب میں قرآن حکیم کی عدم مرکزیت کا شکوہ اہلِ علم کی جانب سے بجا طور پر کیا جاتا ہے۔[۱۷]

دینی مدارس میں قرآن حکیم کے طریقہ تدریس (Teaching Methodology) کا جائزہ

دینی مدارس میں رائج تدریس قرآن حکیم کے طریقے قدیم روایات اور اسلوب پر مبنی ہیں۔ دینی مدارس میں تدریس قرآن کے اسلوب کے چند نمایاں پہلو یہ ہیں:

- بالعموم دینی مدارس میں قرآن حکیم کی تدریس میں قواعد وترجمہ (Grammar and Translation Method) کا اصول مدِّ نظر رکھا جاتا ہے۔
- دینی مدارس میں کمرہ وجماعت کی تدریس بالعموم خاموش سماعت (Listening) پر مبنی ہوتی ہے۔ عملِ تدریس کا زیادہ تر مرکز معلم ہوتا ہے۔ قرآن حکیم کی تدریس میں بھی یہی اسلوب کارفرما دکھائی دیتا ہے۔ ایسے ماحول میں فہم اور تفہیم قرآن حکیم کے حوالے سے بسا اوقات طلبہ میں بنیادی مہارت بھی پروان نہیں چڑھتی اور وہ قرآن حکیم کے اہم ترین مقصد ابلاغ سے سدا محروم رہتے ہیں۔
- بعض دینی مدارس میں عصر حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر قرآن حکیم کے بڑے پیمانے پر ابلاغ کے لیے اپنے طلبہ اور خصوصیت کے ساتھ فاضلین (Graduates) کو درسِ قرآن دینے کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔
- درسِ قرآن کی تیاری، درس دینے اور پیشکاری وابلاغ کی مہارتوں (Presentation and Communication Skills) کی باقاعدہ مشق بھی کرائی جاتی ہے۔ ایسے دینی مدارس کے زیر اہتمام مستقل

بنیادوں پر حلقہ ہائے دروس قرآن قائم کیے گیے ہیں۔القرآن کورسز نیٹ ورک کراچی کی جانب سے www.darsequran.com نامی ویب سائٹ قائم کی گئی۔مساجد اور دینی مدارس کی سطح پر عوام الناس کو قرآن حکیم کے احکام و مطالب سے روشناس کرانے کے لیے دروس قرآن کے پروگرامات کا سلسلہ تیزی سے فروغ پذیر ہے۔(۱۸) دینی مدارس کے زیر اہتمام مختصر دورانیے کے مختلف تعلیمی و تربیتی کورسز اس کے علاوہ ہیں۔

- زیادہ تر دینی مدارس کے تدریس قرآن حکیم کے لیے تدریسی ٹیکنالوجی، سمعی وبصری معاونات (Audio Visual Aids) کے استعمال سے گریز کا رویہ ان کے اثرات بڑھانے میں سدِّ راہ بنا ہوا ہے۔
- دینی مدارس میں جانچ (Assessment) کے خاصے پرانے طریقے رائج چلے آرہے ہیں۔تدریس قرآن حکیم اور اس کی جانچ میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے قرآنی جغرافیہ، قصص القرآن، لغات القرآن وغیرہ پر مبنی بیانیہ کے علاوہ مختصر جوابی سوالات (Short Answer Questions) اور کثیر الانتخابی سوالات (Multiple Choice Questions) کو اپنایا جاسکتا ہے۔

تدریس قرآن حکیم میں غیر روایتی دینی اداروں کے رجحانات

سطور بالا میں بیان کیا جاچکا ہے کہ پاکستان میں تدریس واشاعت قرآن حکیم میں زیادہ تر دینی مدارس کردار ادا کرتے رہے ہیں۔وقت گزرنے کے ساتھ روایتی دینی اداروں (یعنی دینی مدارس) کے علاوہ کئی غیر روایتی دینی اداروں نے بھی فروغِ تعلیم قرآن کی خدمت انجام دینا شروع کی۔دینی مدارس سے ہٹ کر جن دینی اداروں نے اس سلسلے میں پیش رفت کی، ان کے مقاصد میں سب سے نمایاں مقصد یہی تھا کہ عام مسلمان جن کی اکثریت غیر عربی داں طبقے پر مشتمل ہے انھیں قرآن مجید کا فہم حاصل کرنے کے قابل بنایا جائے۔اس کے لیے ہر وہ طریقہ اپنایا جائے جس سے بآسانی عام مسلمانوں میں قرآن حکیم کو براہ راست سیکھنے کا جذبہ پیدا کیا جاسکتا ہے۔بلاشبہ غیر روایتی دینی اداروں نے دینی مدارس کی بہ نسبت قرآن حکیم سے براہ راست استفادے کی راہ ہموار کرنے کے لیے تمام وسائل وذرائع بروئے کار لاتے ہوئے طریقے اختیار کیے۔غیر روایتی دینی اداروں میں قرآن حکیم کی تعلیم دینے والے مدرسین کی بڑی تعداد معروف معنوں میں فارغ التحصیل علمائے کرام پر مبنی نہیں تھی، لیکن وہ مختلف شعبوں میں غیر معمولی صلاحیتوں کے طفیل اور قرآن حکیم و عربی زبان کے ساتھ گہرے شغف اور ذوق وشوق کے نتیجے میں قرآن حکیم کو سمجھنے اور سمجھانے میں علیحدہ شناخت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ذیل میں ایسے چند غیر روایتی دینی اداروں کا تعارف اختصار کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔نیز اس ضمن میں ان اداروں کے تدریس قرآن حکیم کے اسلوب کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

قرآن فہمی آسان راستہ (مرتبہ ڈاکٹر حسن الدین احمد)

- اس مرتبہ مواد میں قرآن مجید کے الفاظ کی دو فہرستیں دی گئی ہیں۔پہلی فہرست میں ۸۴۰ الفاظ ہیں جن کی تکرار

قرآن مجید میں دس اور دس سے زائد بار ہے۔ دوسری فہرست میں قرآن مجید کے ۹۷۶ الفاظ ہیں جن کی تکرار قرآن مجید میں پانچ سے نو تک ہے۔ ان الفاظ کے انگریزی اور اردو معنی بھی دیے گئے ہیں۔ یہ فہرستیں قرآن فہمی منصوبے کے لیے تیار کی گئی ہیں جس کا مقصد مسلمانوں میں قرآن فہمی عام اور قرآن مجید خود سمجھنے کی استعداد پیدا کرنا ہے۔

- اس مواد کی تیاری میں مرتب نے محمد فواد عبد الباقی کی "**المعجم المفهرس لالفاظ القرآن الكريم**" سے مدد لی ہے۔ اس کی تفصیل مرتب نے کچھ یوں بیان کی ہے:

موجودہ طریقہ کار اور المعجم المفہرس کے بموجب قرآن مجید میں جملہ ۱۱۷۴۲ مختلف اشکال یا الفاظ ہیں جن میں سے:

۶۵۷۹	اشکال یا الفاظ ایسے ہیں جن کی تکرار قرآن مجید میں ایک ہے۔
۳۳۵۲	اشکا ل یا الفاظ ایسے ہیں جن کی تکرار قرآن مجید میں دو تا چار ہے۔ قرآن مجید میں ان کی جملہ تعداد ۸۶۲۱ ہے۔
۹۷۶	اشکال یا الفاظ ایسے ہیں جن کی تکرار قرآن مجید میں پانچ تا نو ہے۔ قرآن مجید میں ان کی جملہ تعداد ۶۲۵۸ ہے۔
۸۴۰	اشکال یا الفاظ ایسے ہیں جن کی تکرار قرآن مجید میں دس یا دس سے زائد ہے۔ قرآن مجید میں ان کی جملہ تعداد ۳۰۳۱۲ ہے۔
اشکال یا الفاظ مندرجہ ۴،۳ کو علی الترتیب حصہ اول اور دوم میں شامل کیا گیا ہے۔ قرآن شریف کے مندرجہ بالا ۱۱۷۴۲ اشکال یا الفاظ کی جملہ تعداد تکرار کی بنا پر ۵۱۷۷۰ ہے۔ مندرجہ بالا نقشے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے حصے کے آٹھ سو چالیس الفاظ سے واقف ہونے سے قرآن مجید کے ۷۰ تا ۶۴ فی صد متن سے واقفیت ہو جاتی ہے۔ (۱۹)	

قرآن کلب لاہور

قرآن کلب لاہور کے مقاصد میں ہے:

- قرآن مجید کے ترجمے کو آسان فہم بنانے کی کوشش کرنا۔
- قرآنی تعلیمات پر مبنی ایسی عام فہم کتب کی اشاعت کرنا جن سے قرآن فہمی میں مدد ملے۔
- قرآنی گرامر کو آسان تر بنانے کی کوشش کرنا۔
- قرآن مجید سے متعلقہ موضوعات پر مختلف سیمینار کرانا۔
- قرآن فہمی کے لیے شارٹ کورسز کا انعقاد کرانا۔
- قرآن فہمی کے لیے ٹیچر ٹریننگ کورسز منعقد کرانا۔

- انٹرنیٹ کے ذریعے فہم قرآن میں مدد دینا۔ [۲۰]

قرآن کلب کے مقاصد کے حصول کے لیے درسی مواد تیار کیا گیا ہے۔ جس کا بنیادی مواد "مفتاح القرآن" کے نام سے پیش کیا گیا ہے۔ اس کلید میں فہمِ قرآن کے نقطہ نظر سے رسمی گرامر کا حوالہ دیے بغیر عربی زبان کی تحصیل کا سہل طریقہ ایجاد کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ عربی زبان کے مفہوم کا انحصار مختلف علامات پر ہے اس بنیادی پہلو کو پیشِ نظر رکھ کر "مفتاح القرآن" کے اسباق کو ان علامات کے حوالے سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس کورس کی تیاری میں عربی قواعد کے درس و تدریس کے معروف اسلوب سے ہٹ کر نیا انداز اور طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ علامات کو نمایاں کرنے کے لیے رنگوں کی تکنیک استعمال کی گئی ہے۔ علامات کے استعمال کے حوالے سے مُرتب نے کچھ یوں اظہارِ خیال کیا ہے:

> "جو لوگ گرامر کو مشکل اور تھکا دینے والا سلسلہ سمجھتے ہیں، ان کو گرامر کی بجائے ایک آسان راستہ مہیا کیا گیا ہے۔ قرآن کے مطالب تک بذریعہ علامات پہنچنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ آسان فہم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دلچسپ اور منفرد طریقہ بھی ہے، اس سے قاری اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا اور اس کی دلچسپی مسلسل برقرار رہتی ہے۔ قرآن مجید کے اکثر الفاظ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث اور دیگر حیثیات سے استعمال ہوئے ہیں، جو کہ علامتوں کے ذریعے بآسانی پہچانے جاسکتے ہیں۔ یہ علامتیں بار بار استعمال ہونے کی وجہ سے خود بخود یاد ہو جاتی ہیں۔ اگر ترجمۃ القرآن کے راہی کو یہ علامات بتادی جائیں تو توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ منزل تک بآسانی پہنچ سکتا ہے۔ اس طرح بغیر گرامر کے قرآن کے سمجھنے میں کافی حد تک مدد ملتی ہے۔ مذکورہ کتاب میں ہر علامت اور اس کے ترجمے کو سرخ رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔"[۲۱]

فہمِ قرآن انسٹی ٹیوٹ لاہور

فہمِ قرآن انسٹی ٹیوٹ لاہور کے مرتب کردہ آسان قرآنی / عربی گرامر کورس بنام "تیسیر القرآن" میں قرآن کلب لاہور کے برعکس عربی قواعد کو قرآن فہمی کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے۔

کورس کے حوالے سے پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب لکھتے ہیں:

> "ہم نے جو یہ سلیبس ترتیب دیا ہے وہ عربی گرامر کے ان قواعد وضوابط پر مشتمل ہے جو قرآن وحدیث کا ترجمہ سمجھنے کے لیے ضروری ہے.... ہمارے ہاں جو گرامر پڑھائی جاتی ہے اسے قرآن مجید سے وابستہ نہیں کیا جاتا۔ عربی گرامر کے قواعد کی مثالیں قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبویہؐ میں سے دینے کے بجائے اِدھر اُدھر سے دی جاتی ہیں۔ تیسیر القرآن میں دی گئی مثالیں زیادہ تر قرآن مجید میں سے ہیں اور یوں عربی گرامر کے ساتھ ساتھ قرآنی ذخیرہ الفاظ کا ایک وافر حصہ بھی موجود ہے..... قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے عربی گرامر کے بنیادی قواعد وضوابط سے واقفیت بہت ضروری ہے۔"[۲۲]

انڈر سٹینڈ القرآن اکیڈمی (Understand Al-Quran Academy)

یہ اکیڈمی پاکستان سمیت دنیا بھر میں قرآن فہمی اور آسان عربی کے کورسز کرا رہی ہے۔ اکیڈمی کے کورسز انٹرنیٹ پر آن لائن بھی دستیاب ہیں۔ اکیڈمی کا بنیادی مقصد قرآن سے دوری کو ختم کرنا اور ایسی نسل کی تیاری میں مدد کرنا ہے جو قرآن مجید کو پڑھے، سمجھے، عمل کرے اور دوسروں تک اس کے پیغام کو پہنچائے۔ اس کا مقصد قرآنی علوم کے ماہرین کو تیار کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ عام مسلمان قرآن کے بنیادی پیغام کو سمجھ سکے۔ اس طریقہ تعلیم میں نئے طریقوں کو استعمال کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔

اکیڈمی کا مشن یہ ہے کہ قرآنی عربی کو آسان ترین انداز میں سکھایا جائے، بچے، نوجوان اور بڑے لوگوں کے لیے تین مختلف اندازِ تعلیم تیار کیے جائیں۔

- **اکیڈمی کا طریقہ تعلیم**

۱. قرآنی عربی مؤثر طریقے سے سکھانا، شوق دلانے کے لیے آیات، احادیث، واقعات، مثالیں اور اس کے بعد موجودہ نئے طریقوں کا استعمال کرنا۔
۲. قرآن کے پیغام اور عربی زبان کے قواعد کو سکھانے کے لیے تحقیقات کو استعمال کرتے ہوئے طریقے ترتیب دینا۔
۳. ان تمام وسائل کا استعمال جو اس کام میں فائدہ مند ہوں مثلاً آڈیو، ویڈیو، کارڈز، پوسٹرز، مسابقاتی کھیل وغیرہ۔
۴. ٹیچر ٹریننگ پروگرام کرنا۔

اس کورس کی اہم خصوصیت اس کا عربی گرامر سکھانے کا انداز ہے۔ چونکہ اس کورس کا مقصد طالب علموں کو قرآن کریم کے موجودہ تراجم کے ذریعے قرآن کو سمجھنے میں مدد دینا ہے، اس وجہ سے اس کورس میں "صرف" پر زیادہ توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ "صرف" کی تعلیم کے لیے ایک نہایت ہی عام فہم اور عملی تربیتی ٹیکنیک (TPI: Total Physical Interaction) کا انتخاب کیا گیا ہے۔

اکیڈمی کے پیش کردہ قرآن فہمی و آسان عربی کے ایک ابتدائی کورس میں قرآن مجید کے تقریباً ۱۲۵، اہم الفاظ سکھائے گئے ہیں جو قرآن میں ۴۰۰۰۰ سے زیادہ بار آئے ہیں، یعنی ایک طرح سے ان الفاظ کو جان کر ۵۰ فیصد الفاظ کے معنی و مطلب سے واقف ہو سکتے ہیں۔ (۲۳)

دی علم فاؤنڈیشن (The Ilm Foundation)

"دی علم فاؤنڈیشن" کا قیام ۲۰۱۰ء میں عمل میں آیا۔ جس کا مقصد نئی نسل تک قرآن حکیم کی تعلیمات کو پہنچانا ہے۔ ادارہ یہ فریضہ رضائے الٰہی کی خاطر بغیر کسی مالی منفعت کے سرانجام دے رہا ہے۔ ادارے کے تحت قرآنی تعلیمات کا ایک جامع نصاب "مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء و طالبات" کے نام سے ترتیب دیا گیا ہے جو کہ سات حصوں

پر مشتمل ہے۔

"مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات" آسان اور عام فہم انداز میں ابتدائی عمر سے قرآن حکیم سے تعلق جوڑنے کی ایک مربوط کوشش ہے۔ یہ مطالعہ قرآن حکیم طلباء کو ان کی عصری تعلیم ہی کے دوران "اسلامیات" کے عمومی نصاب کے ساتھ کرایا جائے گا جس کے لیے کوئی اضافی وقت درکار نہیں ہو گا۔ اس طرح ساڑھے چھے سالوں (تقریباً ۳۵۰ گھنٹوں) میں طلباء پورے قرآن حکیم کے ترجمے، مختصر تشریح، اہم مضامین اور عملی ہدایت سے واقف ہو سکتے ہیں۔ ادارے کے ذمہ داران کے مطابق اس وقت ملک کے طول و عرض میں گورنمنٹ کے چند اسکولوں کے ساتھ سینکڑوں پرائیویٹ اسکولوں میں ایک لاکھ سے زائد طلباء وطالبات اس نصاب سے مستفید ہو رہے ہیں جن کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ان اسکولوں میں میٹرک سسٹم کے علاوہ کیمبرج اور مدرسہ سسٹم کے تحت چلنے والے اسکول بھی شامل ہیں۔

- **مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات کی خصوصیات**

۱. قرآن حکیم کا مکمل ترجمہ اور مختصر تشریح
۲. طلباء وطالبات کی ذہنی سطح کے مطابق عام فہم اور آسان ترجمہ
۳. ترجمہ اور عربی متن میں دو رنگوں کا استعمال
۴. نصاب کی ترتیب میں بچوں کی ذہنی سطح اور دلچسپی کا خاص خیال
۵. انبیائے کرامؑ کے قصوں کو بہتر طور پر سمجھانے کے لیے نقشوں کا استعمال
۶. عملی مشق کروانے کے لیے "گھریلو سرگرمیاں"
۷. اساتذہ کی تدریسی معاونت کے لیے "تدریسی ہدایات"
۸. ہر آیت سے متعلق اہم نکات "نکات برائے اساتذہ" اور مشقوں کے جوابات
۹. مسلکی اختلافات کے بیان سے گریز [۲۴]

قرآن اکیڈمی

قرآن اکیڈمی کے مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد زمانہ طالب علمی سے درس قرآن دینے کا شغف رکھتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب تفسیر تدبر قرآن کے مؤلف مولانا امین احسن اصلاحی کے اسلوب سے استفادہ کرتے تھے۔ ۱۹۶۸ء میں انہوں نے تحریک رجوع الی القرآن کا آغاز کیا۔ ۱۹۷۲ء میں مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور اور اس کے تحت قرآن اکیڈمی لاہور قائم کی۔ ملک کے مختلف شہروں میں اس ادارے کی ذیلی شاخیں قائم کی گئیں۔ [۲۵]

پاکستان میں قرآن حکیم کا فہم عام کرنے کے سلسلے میں غیر روایتی اداروں میں انجمن خدام القرآن کو قدیم اداروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

- **مرکزی انجمن خدام القرآن کے مقاصد:**
  - عربی زبان کی تعلیم وترویج
  - قرآن مجید کے مطالعے کی عام ترغیب و تشویق
  - علومِ قرآنی کی عمومی نشرواشاعت
  - ایسے نوجوانوں کی مناسب تعلیم وتربیت جو تعلّم و تعلیمِ قرآن کو مقصدِ زندگی بنالیں۔
  - ایک ایسی قرآن اکیڈمی کا قیام جو قران حکیم کے فلسفہ وحکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین سطح پر پیش کرسکے۔

ان مقاصد کے حصول کے لیے مختلف شہروں میں قرآن فہمی اور عربی گرامر کورس جاری ہیں۔اس سلسلے میں رمضان کے دوران نماز تراویح کے ساتھ ترجمۂ قرآن حکیم کی محافل کا شہر کراچی میں کئی مقامات پر انعقاد بھی عمل میں لایا جاتا ہے۔ (۲۶)

الہدیٰ انٹر نیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن

الہدیٰ انٹر نیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان کے زیر اہتمام قرآن وسنت کی تعلیم کے فروغ اور معاشرے میں اسلام کی حقیقی روح کو بیدار کرنے کے لیے نومبر ۱۹۹۴ء میں انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ایجوکیشن فار ویمن کا قیام عمل میں لایا گیا۔انسٹی ٹیوٹ کا بنیادی مقصد ایسے افراد کی تیاری ہے جو پوری لگن ،شوق ، محنت ، اور صرف اللہ کی رضا کی خاطر معاشرے کی تعمیر وترقی میں مثبت کرادارادا کرسکیں۔اس مقصد کی تکمیل کے لیے ڈپلومہ ،پوسٹ ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ کورسز کروائے جاتے ہیں۔انسٹی ٹیوٹ میں قدیم روایتی اندازِ تعلیم سے ہٹ کر جدید وسائل وطریقوں سے کام لیتے ہوئے طالبات کو پر سکون،خوشگوار اور دوستانہ ماحول میں علم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔

- **تعلیم القرآن کورس**

تعلیم القرآن کورس کا بنیادی مقصد قرآن مجید کو براہ راست عربی زبان میں سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔گھریلو اور ملازم پیشہ خواتین ،کالج اور یونی ورسٹی کی طالبات کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے انسٹی ٹیوٹ صبح وشام، طویل اور مختصر دورانیے کے کورس پیش کرتا ہے تاکہ کوئی بھی قرآن مجید سیکھنے سے محروم نہ رہے۔یہ کورس مختلف دورانیے اور اوقات کے ساتھ دوزبانوں اردو اور انگریزی میں پیش کیا جاتا ہے۔ (۲۷)

غیر روایتی دینی اداروں کے اسلوب تدریس قرآن حکیم کا جائزہ، چند نکات

سطور بالا میں پاکستان کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے چند ایسے دینی اداروں کا تذکرہ کیا گیا ہے جو قرآن حکیم کا فہم عام کرنے کے سلسلے میں مختلف النوع سرگرمیاں منعقد کرنے کی شہرت رکھتے ہیں اور یہ ادارے دینی مدارس کی

طرح روایتی دینی اداروں میں شمار نہیں کیے جاتے۔ زیر نظر مقالے میں قرآن حکیم کی تدریس میں مصروف عمل غیر روایتی دینی اداروں کے اعداد و شمار کا احاطہ مقصود نہیں۔ بلکہ صرف چند قابلِ ذکر اداروں کا تذکرہ کر کے ان کا روایتی دینی اداروں (یعنی دینی مدارس) کے اسلوبِ تدریسِ قرآن حکیم کا موازنہ کرنا پیش نظر ہے۔ تاہم غیر روایتی دینی اداروں کی سرگرمیوں کا بنظرِ غائر جائزہ علوم اسلامیہ اور دینی مدارس کے حوالے سے تحقیق میں مصروف اہل فکر و نظر کی خصوصی توجہ کا متقاضی میدان ہے۔ ذیل میں غیر روایتی دینی اداروں کے اسلوبِ تدریسِ قرآن حکیم کا نکات وار جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

- **تدریسِ قرآن کا نصاب اور مقاصد**

غیر روایتی دینی اداروں کے تدریس قرآن حکیم کے مقاصد میں دینی مدارس کے مقابلے میں واضح فرق پایا جاتا ہے۔ دینی مدارس میں مختلف مضامین اور علوم کی تدریس کو مقصد بنایا گیا ہے جب کہ ان اداروں میں از اول تا آخر فہمِ قرآن کو مرکزیت حاصل ہے۔ دینی مدارس کے طلبہ بالعموم کئی سال تک مدارس کے ماحول میں پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اس لیے انھیں ایک ایک فن کی کئی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ قرآن حکیم کی تدریس کے لیے بھی روایتی دینی اداروں میں منتہیانہ کتب کو شامل درس رکھا گیا ہے۔ لیکن اس کے مقابلے میں غیر روایتی دینی ادارے ہیں جہاں قرآن حکیم کی تدریس کو زیادہ پُرکشش، آسان اور دلچسپ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، اس کی بنیادی وجہ ان کے شرکاء کی عام زندگی کی مصروفیات ہوتی ہیں۔ اسی بنا پر غیر روایتی دینی اداروں کے زیادہ تر تعلیمی پروگرام مختصر دورانیے کے کورسز پر مبنی ہوتے ہیں۔ ان کے شرکاء میں ڈاکٹر، انجینئر، وکلاء، کاروباری حضرات سمیت زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے عام مسلمان ہوتے ہیں، جو اپنے اپنے شعبوں میں جدید ترین اشیا کو دینی مدارس کی نسبت زیادہ برتنے کی وجہ سے قرآن فہمی کے پروگراموں میں بھی بآسانی رواج دے سکتے ہیں۔ مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ غیر روایتی دینی اداروں کو معاشرے کے مختلف الجہات پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے حامل افراد کی خدمات حاصل ہوتی ہیں، جو کسی نہ کسی درجے میں ان اداروں کی تعلیمی و تربیتی سرگرمیوں میں شریک ہوتے ہیں یا شرکت کر چکے ہوتے ہیں۔ غیر روایتی دینی اداروں کے اثرات و ثمرات کے اعتبار سے یہ ایک حوصلہ افزا اور مثبت پہلو ہے۔

- **مختلف تدریسی حکمت عملی (Different Teaching Strategy)**

روایتی دینی اداروں کے مقابلے میں دینی ادارے قرآن حکیم کی تدریس کے لیے مختلف حکمت عملی پر عمل پیرا ہیں۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

- عربی سکھانے کے لیے Direct Method کا استعمال
- Interactive (تعاملی) کورس جس میں دلچسپ تعلیمی سرگرمیاں (Learning Activities)، تفویض

کار(Assignments) اور جانچ(Assessment) کے مختلف جدید طریقے مثلاً کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)وغیرہ دیے گیے ہیں۔

- عربی زبان کی قواعد کی تدریس ضروری حد تک رکھی گئی ہے۔
- Understand Al-Quran Academy کے کورس میں Total Physical Interaction کو عربی قواعد کی تدریس کے لیے بھرپور طریقے سے استعمال کیا گیا ہے۔
- قرآنی لغات اور مفردات کی تفہیم پر زیادہ زور۔
- تدریسی ٹیکنالوجی اور معاونات کا بھرپور استعمال۔
- دینی مدارس میں CD's , DVD's اور آن لائن کورسز کا رجحان نہیں ہے لیکن غیر روایتی دینی اداروں کی اکثریت (جن کا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے) ترجمہ و تفسیر قرآن کی بڑے پیمانے پر اشاعت کے لیے ان ذرائع و وسائل کو بروئے کار لا رہی ہے۔
- غیر روایتی دینی اداروں میں سے بعض نے ترجمہ قرآن کو آسان بنانے کے لیے سرخ وسیاہ رنگوں کے ذریعے مفرد ات اوران کے معانی میں فرق ظاہر کرنے کی تکنیک کو استعمال کیا ہے۔
- The Ilm Foundation نے اسکولوں کے طلبہ وطالبات کے لیے اسلامیات کے مضمون کے عمومی نصاب کے ساتھ قرآن حکیم کے ترجمہ وتشریح کا نصاب مرتب کیا ہے۔ علاوہ ازیں رہنمائے اساتذہ(Teacher's Guide) اساتذہ کے لیے تربیتی ورکشاپ اور مختلف ویڈیوز کی مدد سے عمل تدریس کو مزید سہل بنانے کی کوشش کی ہے۔

تجاویز وسفارشات

۱. دینی مدارس اپنے نصاب ونظام میں بہتری لاتے ہوئے مطالعہ قرآن کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کرسکتے ہیں:

- قرآن حکیم کے منتخب حصوں کا تفسیری وتحقیقی مطالعہ جس میں متنوع مناہج کی تفاسیر شامل ہوں۔
- تخصص فی علوم القرآن کا باضابطہ شعبہ دینی مدارس میں قائم کریں۔
- تجوید وحسنِ قرات کا باقاعدہ کورس کرایا جائے۔
- درس قرآن دینے کی مکمل تربیت دی جائے اور طلبہ پر لازم ہو کہ وہ اپنی کوشش سے حلقاتِ قرآنیہ قائم کریں، جس کے ذریعے عوام الناس کی قرآن حکیم سے دوری کا خاتمہ ممکن ہو۔
- مدارس میں شیخ الحدیث کی طرح شیخ التفسیر بھی تقرر کیے جائیں۔

۲. غیر روایتی دینی اداروں اور دینی مدارس کے مابین فروغِ قرآن حکیم کے لیے اشتراکِ عمل اور باہمی تعاون کی

راہیں ہموار کرنی چاہیئں تاکہ دونوں کے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کی کوتاہیوں کا ازالہ ممکن بنایا جاسکے۔

۳. دینی مدارس قرآن فہمی کے آسان، مختصر دورانیے کے اور شام کے اوقات میں ہمہ نوع ودلچسپ کورسز کا بڑے پیمانے پر اہتمام کریں۔

۴. غیر روایتی دینی ادارے دینی مدارس میں موجود ماہرینِ قرآن کی رہنمائی اور معاونت سے اپنے وسیع کام میں مزید بہتری لاسکتے ہیں۔

۵. فروغِ قرآن حکیم کے لئے قائم غیر روایتی دینی اداروں کے مؤسسین میں زیادہ تر کا تعلق درس نظامی کے فاضل علماء میں سے نہیں۔ان میں سے بعض ادارے ڈاکٹرز، انجینئرز اور پروفیسر حضرات نے قائم کیے۔ایسے اداروں کا معاشرے میں اپنے لیے جگہ بنالینا اور قرآن حکیم کا فہم عام کرنے کے لیے خود بھی تدریسِ قرآن کے سلسلے سے جڑ جانا غیر معمولی امر ہے اس کے باوجود غیر روایتی دینی اداروں کے ذمہ داران اور مدرسینِ قرآن عام تعلیم یافتہ افراد ہوتے ہیں جن کے قرآن حکیم کی تلاوت کے لہجے اور ترجمہ وتفسیر میں بنیادی غلطیاں پائی جاتی ہیں جن کی اصلاح کے لئے ٹھوس لائحہ عمل بنانا ضروری ہے۔

حوالہ جات

۱۔ سلیم، پروفیسر سید محمد، ہندوپاکستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت، ادارۂ تعلیمی تحقیق تنظیم اساتذہ پاکستان، ۱۹۹۳ء، ص۱۰۶

۲۔ ایضاً، حوالہ بالا، ص۹۸ ۔۱۰۱

۳۔ صدیقی، پروفیسر بختیار حسین، برصغیر پاک وہند کے قدیم عربی مدارس کا نظام تعلیم، ادارۂ ثقافت اسلامیہ ،لاہور، ۲۰۰۹ء، ص۱۰ ۔۲۱

۴۔ ایضاً، حوالہ بالا، ص۲۱

۵۔ رضوی، سید محبوب، تاریخ دارالعلوم دیوبند، ادارۂ اسلامیات، لاہور۔ کراچی، ۲۰۰۵ء، ص۱۰۴

۶۔ محولہ بالا، ہندوپاکستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت، ص۲۶۸ ۔۲۶۹

۷۔ احمد، حافظ نذر، جائزہ مدارس عربیہ اسلامیہ مغربی پاکستان (اول)، جامعہ چشتیہ ٹرسٹ لائل پور، ۱۹۶۰ء، ص۱۷۷

۸۔ سلیم، پروفیسر سید محمد، محولہ بالا، ص ۲۹۷؛ فراہی، امام حمیدالدین، تفسیر قرآن کے اصول ،ترتیب وترجمہ: خالد مسعود، ادارۂ تدبر قرآن وحدیث، لاہور، ۱۹۹۹ء، ص۱۰

۹۔ سلیم، پروفیسر سید محمد، ہندوپاکستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت، ادارہ تعلیمی تحقیق تنظیم اساتذہ پاکستان،

ص۲۹۳۔۲۹۴

۱۰۔ ندوی، سید سلمان حسینی، ہمارا نصاب تعلیم کیا ہو؟، مجلس نشریات، اسلام۔ کراچی، ۲۰۰۴ء، ص۱۸۲

۱۱۔ www.wifaqulmadaris.org

۱۲۔ دستور اور نصاب تعلیم، رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان منصورہ لاہور، س ن

۱۳۔ www.tanzeemulmadaris.com/syllabus

۱۴۔ نظام تعلیم اور نظام امتحانات، وفاق المدارس السلفیہ، جامعہ سلفیہ، فیصل آباد، ۲۰۱۱ء

۱۵۔ خالد، سلیم منصور، دینی مدارس میں تعلیم، کیفیت، مسائل، امکانات، آئی۔پی۔ایس اسلام آباد، ۲۰۰۲ء، ص۳۸۸۔۴۱۲

۱۶۔ نصاب تعلیم برائے ماڈل دینی مدارس / ماڈل دارالعلوم، پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ، اسلام آباد، ۲۰۰۳ء، ص۴۔۱۷

۱۷۔ خالد، سلیم منصور، محولہ بالا، ص۱۱۴

۱۸۔ شاہ منصور، مفتی ابولبابہ، درسِ قرآن کیسے دیا جاتا ہے؟ السعید پبلی کیشن، کراچی، ۱۴۳۴ھ، ص۴۶

۱۹۔ احمد، حسن الدین، ڈاکٹر، قرآن فہمی آسان راستہ، مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور، س ن، ابتدائی باتیں، ص ل۔م

۲۰۔ طاہر، پروفیسر عبدالرحمن، مفتاح القرآن، طبع قرآن کلب، لاہور، ۲۰۰۳ء، ص۶

۲۱۔ طاہر، پروفیسر عبدالرحمن، ص۶

۲۲۔ ثاقب، پروفیسر عطاالرحمٰن، مقدمہ، تیسیر القرآن، فہم قرآن انسٹی ٹیوٹ، لاہور، ۲۰۰۸ء

۲۳۔ آسان عربی کورس ابتدائی (Understand Al-Quran Academy)، ص۳۔۷

۲۴۔ بروشر، دی علم فاؤنڈیشن

۲۵۔ ڈاکٹر اسرار احمد اور تنظیم اسلامی ایک تعارف، شعبہ مطبوعات انجمن خدام القرآن، سندھ، ۲۰۱۱ء، ص۲۰۔۲۵۔۲۶

۲۶۔ www.quranacademy.com

۲۷۔ www.alhudapk.com